تاریخ: 19 ستمبر، 2018

موضوع: زرعی بحران اور متعلقہ امور پر پارلیمنٹ کا خصوصی مشترکہ اجلاس فوری طور پر بلانے کی گزارش

محترم جناب

ہندوستان کے فکرمند شہری ہونے کے ناطے ہم آپ کو ملک میں شدت اختیار کرتے جا رہے اس زرعی بحران کے بارے میں تحریر کر رہے ہیں، جو کہ اب پوری تہذیب کے لیے خطرہ بن چکا ہے۔ ہم آپ کی توجہ اس بحران کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں، جو کہ صرف زمین، آمدنی، نوکری اور پیداوار کا ہی زیاں نہیں رہا، بلکہ اب یہ خود ہماری انسانیت کے لیے بھی نقصاندہ بن چکا ہے۔

یکے بعد دیگرے آتی جاتی حکومتوں نے دیہی علاقوں کی تباہی اور کسانوں کی زبوں حالی کا مشاہدہ کیا ہے، پھر بھی ان کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے زیادہ کچھ نہیں کیا۔ انھوں نے ان بے سہارا لوگوں کی بڑھتی تکلیفوں کو دیکھا ہے، جس میں گزشتہ 20 برسوں کے دوران 300000 سے زیادہ کسانوں کی خودکشی بھی شامل ہے۔ کاشتکاروں کی تقریباً 200 تنظیموں اور ہمارے ملک کے لاکھوں کسانوں، کامگاروں اور زرعی مزدوروں کی نمائندہ جماعت، کل ہند کسان جدوجہد اشتراک کمیٹی (آل انڈیا کسان اسٹرگل کوآرڈی نیشن کمیٹی، اے آئی کے ایس سی سی) کے طور پر، جو کہ ان کے ذریعہ معاش کو بچانے کی لڑائی لڑ رہی ہے اور جس نے 28 سے 30 نومبر تک، دہلی تک 3 دنوں کے لیے کسان مُکتی مارچ منعقد کیا ہے، ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ پارلیمنٹ کا 21 دنوں کا ایک خصوصی مشترکہ اجلاس بلانے کے ان کے مطالبہ کو پورا کریں، جو کہ پوری طرح سے زرعی بحران اور متعلقہ امور پر تفصیلی بحث کرانے کے لیے ہے۔

صدرِ جمہوریہ ہند اور ملک کے آئینی سربراہ کے طور پر ہم اس معاملے میں آپ سے مداخلت کرنے کی درخواست کرتے ہیں کہ آپ 70 فیصد ہندوستانی شہریوں کو درپیش اس عظیم بحران کو حل کرنے کے لیے اس ملک کی پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کو یقینی بنائیں۔ ابھی ماضی قریب میں ہی اشیاء اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) پر بحث کے لیے آدھی رات کو پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کیا گیا تھا۔ لہٰذا، لاکھوں شہریوں کی زندگی کے اس غیر یقینی پن کو دیکھتے ہوئے وقت کا تقاضا ہے کہ پارلیمنٹ اس پر پوری توجہ دے اور سنجیدگی سے اس کا کوئی دیر پا حل نکالے۔

ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کا یہ مطالبہ بے حال کسانوں، مزدوروں، جنگل میں رہنے والوں، ماہی گیروں اور ہمارے ملک کے خواندگی اور حفظانِ صحت سے متعلق پروگراموں – یعنی آنگن واڑی کے پیدل سپاہیوں، منظور شدہ سوشل ہیلتھ کارکنوں اور بچوں کی پیدائش میں مدد کرنے والی معاون نرس کارکنوں کے ذریعے متعدد احتجاجوں، اپیلوں، عرضیوں کے بعد ابھر کر سامنے آیا ہے، کیوں کہ زرعی بحران پر آتی جاتی حکومتوں کی توجہ مبذول کرانے میں ان کی یہ تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہوں گے کہ دیہی ہندوستانیوں کی سماجی اور اقتصادی انصاف حاصل کرنے کی یہ جدو جہد قرض سے گلو خلاصی، نفع بخش قیمتیں، مناسب اجرت، روزگار اور تعلیم، اور ساتھ ہی صحت اور غذائی تحفظ حاصل کرنے سے متعلق ہے۔ اے آئی کے ایس سی سی کی طرف سے، دو بل – کسانوں کی قرض سے آزادی کا بل، 2018، اور زرعی اشیاء کے بدلے کسانوں کو یقینی طور پر نفع بخش کم از کم امدادی قیمتیں ملنے کا حق سے متعلق بل، 2018، پارلیمنٹ میں پہلے ہی پیش کیا جا چکا ہے، جن پر بحث ہونی ابھی باقی ہے۔ انہیں پاس کرنا بھی پارلیمنٹ کے اس خصوصی اجلاس کا اہم حصہ ہونا چاہیے۔

ہمارے آئین کے برابری حاصل کرنے کی جدوجہد سے متعلق اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہم خصوصی زرعی اجلاس کے اس مطالبہ پر آپ کی بلا شرط حمایت کی توقع کرتے ہیں۔ ہندوستان کے دیہی علاقوں کی تباہی کے اس عظیم بحران پر بحث کرنے کے لیے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کو تسلیم کرنا ہماری جمہوریت کا سب سے بڑا اظہار ہوگا، کیوں کہ یہ ملک کے عوام کا اپنے منتخب نمائندوں میں اعتماد کو مضبوط کرے گا کہ وہ آئین کی قدروں کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

ہم آپ کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ دیہی ہندوستان اس کرۂ ارض کے سب سے پیچیدہ حصوں میں سے ایک ہے اور یہ خصوصی اجلاس ہمارے دیہی علاقوں کو تباہ کر رہے بے شمار مسائل کو گہرائی سے سمجھنے میں ہماری مدد کرے گا۔ کسانوں کی خود کشی، بھوک کی وجہ سے بچوں کی اموات، بڑھتی ہوئی بے روزگاری، بے ضابطگیوں، قرض داریوں میں اضافہ، مویشیوں پر

مبنی ملکی اقتصادیات کی تباہی اور مجموعی غیر یقینی پن جیسے مسائل نے زراعت کو کہیں کا نہیں چھوڑا ہے۔ اس کے نتیجہ میں، اناج اُگانے والے ہمارے کسان جو کبھی خود پر فخر کیا کرتے تھے، آج گھریلو نوکروں اور یومیہ اجرت پانے والے مزدوروں کی شکل میں استحصال زدہ کام کرنے پر مجبور ہیں۔ خود 2011 کی مردم شماری یہ بتاتی ہے کہ ملک میں ۱۹۹۱ کے مقابلے کسانوں کی تعداد تقریباً 150 لاکھ کم ہو چکی ہے۔ پریشانی کے سبب نقل مکانی یہ بتاتی ہے کہ دیہی ہندوستان میں زرعی بحران دھماکہ خیز صورتحال اختیار کر چکا ہے، جس سے ملک کا غذائی تحفظ اور ہماری مشترکہ غذائی خود اختیاری دونوں ہی حاشیہ پر پہنچ گئے ہیں۔

مزید برآں، ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ اس بات کو یقینی بنائیں کہ زرعی بحران پر بلائے جانے والے اس خصوصی اجلاس میں اس کے متاثرین کی باتوں پر غور کیا جائے۔ ان کی باتوں کو پارلیمنٹ کے ذریعہ اور اس کے اندر سنے جانے کی ضرورت ہے۔ یہ اجلاس انہیں پارلیمنٹ کے اندر اپنے ہم وطنوں اور نمائندوں سے براہِ راست مخاطب ہونے کا موقع فراہم کرے گا، جب وہ تباہ کن زرعی پالیسیوں کے اثرات، دیہی علاقوں میں پیسے کی فراہمی اور مناسب قیمتوں کی کمی، اور پانی، حفظانِ صحت اور تعلیم کی نجکاری کے ناقابل برداشت ظلم کے بارے میں تفصیل سے بتائیں گے۔ اس سمت میں بہت سے جامع اقدامات کیے گئے، لیکن ان سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا، مثال کے طور پر 2006 میں کسانوں کے قومی کمیشن کے ذریعہ پیش کی گئی بنیادی سفارشات، اور اب خواتین کسانوں کی ملکیت کا بل جو کہ ضائع ہو چکا ہے، صحیح سمت میں اٹھائے گئے قدم تھے، لیکن انہیں کبھی بھی صحیح طریقے سے نافذ نہیں کیا گیا۔

ہم آپ سے یہ یقینی بنانے کے لیے مداخلت چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس خواتین کسانوں کے رول پر بات کرے اور انہیں اجاگر کرے، کیوں کہ دیہی اقتصادیات انہی کی محنت پر ٹکی ہوئی ہے، پھر بھی اس چیز کو برسوں سے تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، اجلاس میں بے زمین کسانوں، بٹائی دار کسانوں، زرعی مزدوروں، دلت اور آدیواسی کسانوں کو درپیش مسائل پر بات کی جائے، ساتھ ہی اس میں زراعت سے وابستہ دیگر پیشوں سے جڑے اقلیتی طبقوں کی پریشانیوں کو بھی شامل کیا جائے۔

مارچ 2018 میں، مہاراشٹر کے چالیس ہزار کسانوں اور مزدوروں نے اپنے مطالبات کو پورا کروانے کے لیے ناسک سے شروع ہونے والے لمبے کسان مارچ کے بعد، ممبئی میں واقع ریاستی قانون ساز اسمبلی کو گھیر لیا تھا، اس طرح انھوں نے جمہوریت کے پیروکار ہونے کا ایک عمدہ ثبوت پیش کیا تھا۔ نومبر میں اے آئی کے ایس سی سی کے دہلی تک نکالے جانے والے لمبے مارچ کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہم گزارش کرتے ہیں کہ آپ ہمارے آئین کے سب سے اعلیٰ نگراں کے طور پر اس بات کو یقینی بنائیں کہ ملک کے جمہوری ڈھانچہ کے ساتھ ان کی اس گفتگو کا استقبال کیا جائے اور اس کی اجازت دی جائے۔ ظاہر ہے، یہ وہی لوگ ہیں جو نہ صرف اس ملک کے عوام کو برقرار رکھے ہوئے ہیں، بلکہ جمہوریت کو صحیح معنوں میں زندہ رکھنے والے لوگ بھی یہی ہیں۔

شکریہ،

ہندوستان کے فکرمند شہری (جن کے دستخط نیچے موجود ہیں)